وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ

تسہیل البیان فی تفسیر القرآن

اُم عمران شکیلہ بنت میاں فضل حسین

سُورۃ العنکبوت تا سُورۃ الناس

جلد سوم

ترجمہ: مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمہ اللہ تقدیم ونظرثانی: فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مُبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ

مکتبہ قدوسیہ

فہرست

❀ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے 51
❀ اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے 52
❀ غیر مسلموں کو دلائل سے قائل کرو 52
❀ اللہ پر بھروسہ 59
❀ اللہ کی حکمتیں 60
❀ احسان کے بدلے احسان 62
❀ خلوص نیت سے جہاد پر اللہ کی راہیں کھلنا 63
❀ احسان کا مطلب 63
❀ تعارف 64
❀ سورۂ روم میں دو بہت بڑی پیش گوئیاں 64
❀ رومی مغلوب ہوگئے 65
❀ نزدیک کی زمین سے مراد 65
❀ وجود انسان میں غور وفکر 66
❀ کائنات میں غور فکر 66
❀ اخروی زندگی کیوں ضروری ہے 66
❀ مودۃ 70
❀ شرک کی ایک مثال سے وضاحت 74
❀ ہمسروں جیسا ڈرنا 74
❀ یہ سیدھا دین کیا ہے؟ 75
❀ تفسیر......فساد فی الارض کے اسباب 80
❀ بارش کے خوشگوار نتائج 83
❀ مسئلہ سماع موتی 84

maktabaquddusia.com

❀ پیدائش انسان کی مرحلہ وار روداد 85
❀ تعارف 87
❀ حضرت لقمان علیہ السلام نبی تھے یا نہیں 91
❀ شکر کا مطلب 92
❀ بیٹے کو پہلی نصیحت، اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا 92
❀ اکڑ کر نہ چل 96
❀ تقلید آباء شیطان کی پیروی ہے 97
❀ شریعت مضبوط حلقہ کیسے ہے؟ 98
❀ اللہ کے تخلیقی اور توصیفی کارنامے 100
❀ چاند اور سورج کا نظام 101
❀ طوفان میں کون یاد آتا ہے 102
❀ عہد شکن اور ناشکرے 103
❀ تعارف 105
❀ انسان کی تخلیق گارے سے 108
❀ انسان کے روز آخرت سے انکار کی اصل وجہ 109
❀ ناعاقبت اندیشو! اب خمیازہ بھگتو 110
❀ جنت کی نعمتوں کی صفات 112
❀ اللہ کی آیات (نشانیاں) کی پانچ اقسام 114
❀ تفرقہ بازی کا انجام 115
❀ منتظر رہنے سے مراد 117
❀ تعارف 118
❀ اللہ کا دو دل نہ بنانے کا مفہوم 119
❀ اپنے آپ کو کسی دوسرے فرد یا قوم سے منسوب کرنا کبیرہ گناہ ہے 120
❀ اللہ معاف کرنے والا ہے 120
❀ آپ کی بیویاں مومنوں کی مائیں 121
❀ وراثت کے حق دار 121

maktabaquddusia.com

❀ کتاب الٰہی میں لکھا ہوا حکم 121
❀ غزوہ خندق اور مسلمانوں کی خستہ حالی 122
❀ منافقوں کا گھروں کی حفاظت کا بہانہ 124
❀ منافقوں کا اپنے عہد سے انحراف 125
❀ عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے 125
❀ منافقوں کی بزدلی کا منظر 127
❀ اعمال برباد ہوگئے 127
❀ واجب الاتباع نمونہ ذات رسول ﷺ 128
❀ اللہ سے کیے ہوئے عہد کو نبھانے والے 129
❀ اللہ عزوجل کفار سے خود نبٹے گا 130
❀ کفار نے عین موقع پر دھوکا دیا 131
❀ بنو قریظہ کا محاصرہ 131
❀ بیویوں کا آپ سے خرچ کا مطالبہ 132
❀ نبی کی بیویوں کا مقام کہ وہ سب سے معزز قرار دے دی گئیں 133
❀ ارشادات الٰہی کی روشنی میں اسوۂ امہات المومنین 135
❀ آواز پر پابندی 135
❀ صاف سیدھی بات کہو 136
❀ بن سنور کر آزادانہ پھرنا 136
❀ آیت حجاب کا نزول اور ضرورت سے نکلنے کی اجازت 136
❀ عورتوں کی حقیقی ضروریات 137
❀ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے 137
❀ عورتوں کا مسجد میں نماز کے لیے آنا 137
❀ عورت کی بہترین جائے نماز گھر کی اندرونی جگہ ہے 137
❀ دور جاہلیت سے مراد 137
❀ اہل بیت سے مراد کون لوگ ہیں 138
❀ تبلیغ دین میں ازواج کا کردار 138

maktabaquddusia.com

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

(اے نبی!) اس کتاب کی تلاوت کیجیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجیے، نماز یقیناً بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

تفسیر:......اخلاص، خوف اور اللہ کا ذکر: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر ﷺ اور ایمان والوں کو حکم دے رہا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت متعدد مقاصد کے لیے مطلوب ہے یعنی اجر وثواب کے لیے، اس کے معانی ومطالب پر تدبر وتفکر کے لیے، تعلیم وتدریس کے لیے اور وعظ ونصیحت کے لیے۔ یہ ساری صورتیں تلاوت کے حکم میں شامل ہیں۔ اور نمازوں کی نگہبانی کریں اور پابندی سے پڑھتے رہا کریں۔ نماز انسان کو ناشائستہ کاموں اور نالائق حرکتوں سے باز رکھتی ہے۔ مسند میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے کہا: ''حضور ﷺ فلاں شخص نماز پڑھتا ہے لیکن چوری نہیں چھوڑتا۔'' آپؐ نے فرمایا: عنقریب اس کی نماز اس سے یہ برائی چھڑا دے گی۔ (مسند احمد: ۲/۴۴۷)

نماز انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑتی ہے، جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے، جو زندگی کے ہر موڑ پر اس کے عزم وثبات اور ہدایت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں کہا گیا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ﴾ (البقرۃ: ۱۵۳)

''اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرلو۔''

مطلب یہ کہ نماز کے ذریعے سے انسان کا اپنے رب سے خصوصی ربط وتعلق پیدا ہوتا ہے وہ قدم قدم پر اس کی دستگیری اور راہنمائی کرتا ہے اسی لیے نبی ﷺ کو رات کی تنہائی میں تہجد کی نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی کیونکہ آپ ﷺ کو جو عظیم کام سونپا گیا تھا اس کے لیے آپ ﷺ کو اللہ کی مدد کی بہت ضرورت تھی اور یہی وجہ ہے کہ خود جب آپ ﷺ کو بھی کوئی اہم مرحلہ درپیش ہوتا تو آپ ﷺ نماز کا اہتمام فرماتے۔

نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کون سا کام اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا۔ (بخاری: ۵۲۷، مسلم: ۸۵)

جس طرح دواؤں کی مختلف تاثیرات ہیں اور کہا جاتا ہے کہ فلاں دوا فلاں بیماری کو روکتی ہے اور ایسا ہوتا بھی ہے، لیکن کب؟ جب دو باتوں کا التزام کیا جائے، ایک دوائی پابندی کے ساتھ اور اس طریقے اور شرائط کے ساتھ استعمال کی جائے جو ڈاکٹر یا حکیم بتلائے، دوسرا پرہیز یعنی ایسی چیزوں سے اجتناب کیا جائے جو اس دوائی کے اثرات کو زائل کرنے والی ہوں۔ اسی

ارشاد ہے: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (النحل: ۱۲۵) ''اپنے رب کی راہ کی دعوت حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ لوگوں کو دو۔'' حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تھا تو فرمایا، کہ اس سے نرمی سے گفتگو کرنا۔ کیا عجب کہ وہ نصیحت قبول کر لے اور اس کا دل پگھل جائے۔ پس حکم الٰہی یہی ہے کہ جو بھلائی اور نرمی سے نہ مانے اس پر سختی کی جائے۔ جو لڑے اس سے لڑا جائے ہاں یہ اور بات ہے کہ ماتحتی میں رہ کر جزیہ ادا کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کے کھرے کھوٹے ہونے کا تمہیں یقینی علم نہ ہو تو اس کی تکذیب نہ کرو اور نہ بے تامل تصدیق کر دیا کرو۔ ممکن ہے کہ کسی امر حق کو تم جھٹلا دو اور کسی باطل کی تم تصدیق کر بیٹھو۔ پس مشروط تصدیق کرو، کہہ دو کہ ہمارا اللہ کی ہر بات پر ایمان ہے۔ اگر تمہاری پیش کردہ چیز اللہ کی نازل کردہ ہے تو ہم اسے تسلیم کرتے ہیں اور اگر تم نے اس میں تبدیل و تحریف کر دی ہے تو ہم اسے نہیں مانتے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اہل کتاب توراۃ کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور ہمارے سامنے عربی میں اس کا ترجمہ کرتے اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا، نہ تم انھیں سچا کہو نہ جھوٹا بلکہ (اٰمَنَّا بِالَّذِیْ) سے آخر آیت تک پڑھ دیا کرو۔ (بخاری: ۴۴۸۵)

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور (اے نبی!) ہم نے اسی طرح آپ پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے۔ اس پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنھیں ہم نے (پہلے) کتاب دی تھی اور ان پر (اہل مکہ) میں سے کچھ لوگ ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیات سے انکار تو کافر لوگ ہی کرتے ہیں۔

تفسیر:...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جیسے ہم نے اگلے انبیاء پر اپنی کتابیں نازل فرمائی ہیں اسی طرح یہ کتاب یعنی قرآن شریف اے ہمارے آخری رسول! تم پر نازل فرمایا ہے۔ پس اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے ہماری کتاب کی قدر کی اور اس کی تلاوت کا حق ادا کیا۔ وہ جہاں اپنی کتابوں پر ایمان لائے اس کتاب کو بھی مانتے ہیں جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور جیسے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وغیرہ اور قریش میں سے بھی بعض لوگ ایمان لاتے ہیں۔ ہاں جو لوگ باطل سے حق کو چھپانے والے اور سورج کی روشنی سے آنکھیں بند کرنے والے ہیں وہ اس پر ایمان نہیں لاتے اور اس سے انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو اپنے مذہبی تعصبات کو چھوڑ کر حق بات ماننے کو تیار نہیں۔

وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور (اے نبی!) اس سے پہلے آپ نہ تو کوئی کتاب پڑھ سکتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے اگر ایسی بات ہوتی تو باطل پرست شبہ میں پڑ سکتے تھے۔

کا مجموعہ ہے جن کے عوامل واسباب تلاش کرنے لگیں تو دور تک نظر نہیں آتے یہی وہ واضح نشانیاں ہیں جن کا انکار کوئی کٹر متعصب ہی کرسکتا ہے۔ جب کہ اہل علم آپ ﷺ کی ان خوبیوں کے دل وجان سے معترف ہوتے ہیں۔

وَ قَالُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾

نیز وہ کہتے ہیں کہ اس (نبی) پر اس کے پروردگار کی طرف سے معجزے کیوں نہیں اُتارے گئے۔ آپ ان سے کہیے کہ معجزے تو اللہ کے پاس ہیں اور میں تو صرف ایک کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

تفسیر:...... قرآن زندہ معجزہ ہے: یہ کافروں کی ضد، تکبر، ہٹ دھرمی تھی کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے ایسی نشانی طلب کی جیسی کہ حضرت صالح علیہ السلام سے ان کی قوم نے مانگی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا کہ آپ جواب دیجیے کہ آیتیں، معجزے، نشانیاں دکھانا میرے بس کی بات نہیں یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور قرآن ایسا زندہ جاوید معجزہ ہے۔ جس کی اعجازی حیثیت کو تم خود بھی تسلیم کرتے ہو۔ آپ کہہ دو کہ میں تو صرف ایک مبلغ ہوں، پیغام بر ہوں، میرا کام تمہارے کانوں تک پیغام الٰہی کو پہنچا دینا ہے۔ یہ قرآن کریم تو تمام معجزات سے بڑھ کر معجزہ ہے۔ تمام دنیا کے فصیح وبلیغ اس جیسا کلام پیش کرنے سے عاجز آگئے ہیں۔ اتنا بڑا اور اتنا بھاری معجزہ انہیں کافی نہیں اور مزید معجزہ طلب کرنے بیٹھے ہیں۔

maktabaquddusia.com

اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۵/۷

کیا انھیں یہ کافی نہیں کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ اس میں ایمان لانے والوں کے لیے یقیناً رحمت اور نصیحت ہے۔

تفسیر:...... اس آیت کے مخاطب کفار ہیں تاہم اس کے مخاطب مسلمان بھی ہیں۔ انہیں بھی اس کتاب کی موجودگی میں کسی اور کتاب ہدایت کی ضرورت نہیں۔ خواہ وہ کوئی سابقہ آسمانی کتاب ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول ﷺ کے پاس تورات کے کچھ اوراق لائے اور انہیں پڑھنا شروع کیا آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا یہ صورت حال دیکھ کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم رسول ﷺ کے چہرہ کی طرف نہیں دیکھتے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور آپ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ اس پر آپ ﷺ کا غصہ فرو ہوگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ کہ اگر آج موسیٰ ظاہر ہو جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر اس کی پیروی کرو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر آج موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو میری اتباع کے سوا انہیں کوئی چارہ نہ ہوتا۔" (بخاری: ۳۱۲۵)

عذاب ہے۔

یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

یہ آپ سے جلد عذاب لانے کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ جہنم کافروں کو گھیرے میں لے چکی ہے۔

تفسیر:...... پہلا (یَسْتَعْجِلُوْنَكَ) کا مطالبہ بطور خبر کے تھا اور یہ دوسرا مطالبہ بطور تعجب کے ہے۔ یعنی یہ امر تعجب انگیز ہے کہ عذاب کی جگہ (جہنم) ان کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ پھر بھی یہ عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں۔ ان کے مرنے کی دیر ہے کہ یہ اپنے مطلوبہ عذاب کی آغوش میں خود ہی جا پہنچیں گے۔

یَوْمَ یَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَ یَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

جس دن عذاب انہیں اوپر سے ڈھانپ لے گا اور پاؤں کے نیچے سے بھی اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو کچھ تم کرتے رہے اب اس کا مزہ چکھو۔

تفسیر:...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس دن انہیں نیچے سے آگ ڈھانک لے گی۔ جیسے کہ ارشاد ہے: ﴿لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ﴾ (الاعراف: ۴۱) ''ان کے لیے آتش دوزخ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر (اسی کا) اوڑھنا ہوگا۔'' اور فرمایا: ﴿لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ لَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ﴾ (الانبیاء: ۳۹) ''کاش یہ کافر جانتے کہ اس وقت نہ تو یہ کافر آگ کو اپنے چہروں سے ہٹا سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں سے۔'' ان آیتوں سے معلوم ہو گیا کہ ہر طرف سے ان کفار کو آگ کھا رہی ہوگی۔ یہ اس وقت ہوگا جب ان کفار کو اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈالا جائے گا اور کہا جائے گا۔ لو اب آگ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ تمہیں اپنے اعمال کا بدلہ ضرور بھگتنا ہے۔

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! (اگر تم پر مکہ کی سرزمین تنگ ہوگئی ہے تو) میری زمین یقیناً بڑی وسیع ہے۔ سو میری ہی عبادت کرو۔

تفسیر:...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ہجرت کا حکم دیتا ہے کہ جہاں وہ دین کو قائم نہ رکھ سکتے ہوں وہاں سے اس علاقہ میں ہجرت کر جائیں جہاں ان کے دین میں انہیں آزادی رہے۔

اللہ کی زمین بہت کشادہ ہے: جہاں وہ فرمان الٰہی کے تحت اللہ کی عبادت بجا لاسکیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: تمام شہر اللہ کے شہر ہیں اور کل بندے اللہ کے غلام ہیں جہاں تو بھلائی پا سکتا ہو وہیں قیام کر (مسند احمد:

maktabaquddusia.com